بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

RECO. No. L. 5254

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

چہار شنبہ ۶ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۶ نبوت ۱۳۳۹ ہش | ۲۶ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۵ نومبر بوقت ساڑھے نو بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پوری قوم کو چاہیئے کہ وہ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کیلئے دل کھول کر عطیے دے

پاکستان کے باشندوں اور بیرونی ملکوں میں پاکستان کے دوستوں سے صدر ایوب کی اپیل

راولپنڈی ۲۵ نومبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے پاکستان کے باشندوں اور بیرونی ملکوں میں پاکستان کے دوستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کے طوفان زدوں کی امداد کے لئے فراخ دلی سے عطیات دیں۔ صدر نے امدادی فنڈ کا آغاز دو ہزار روپے کے ذاتی عطیہ سے کیا ہے۔ صدر نے حسب ذیل اپیل جاری کی ہے۔ مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں کے حالیہ دورے کے بعد مجھے اندازہ ہوا ہے کہ وہاں کتنی تباہی اور بربادی پھیلی ہے۔ جانی نقصان کے علاوہ مویشیوں۔ مکانوں۔ اور زرعی املاک کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ میری حکومت کے پاس مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ایک کروڑ ۴۱ لاکھ روپے پہلے ہی موجود ہیں۔ لیکن میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس تباہی کے پیش نظر پوری قوم کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تمام وسائل مہیا کریں جو متاثرہ علاقوں کے حالات معمول پر لانے اور بیواؤں یتیموں اور ان لوگوں کو جو گزر اوقات کے تمام وسائل سے محروم ہو گئے ہیں طویل المیعاد امداد دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے میں نے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ایک قومی فنڈ سے ذاتی طور پر وابستہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا نام مشرقی پاکستان کے لئے صدر کا امدادی فنڈ ہوگا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

دولت مشترکہ کا ادارہ امن کیلئے ایک بڑی طاقت ہے

ممبر ملک ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کریں

(جنرل یوسف)

لنڈن ۲۵ نومبر۔ پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ لنڈن جنرل محمد یوسف نے کہا ہے کہ ہمیں دولت مشترکہ میں ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دولت مشترکہ امن کے لئے ایک بڑی طاقت ہے اور دوسرے ملک ہماری پُر امن خواہشات سے واقف ہیں۔ جنرل یوسف کل لنڈن میں پاکستان سوسائٹی کی طرف سے دولت مشترکہ کے ممالک کے طلبہ کے اعزاز میں دیئے گئے ایک استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا پاکستان سوسائٹی کا مقصد دوستانہ تعلقات کو مزید فروغ دینا اور پاکستان کے متعلق معلومات فراہم کرنا ہے۔

فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکن لک نے اس دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میرے خیال میں دولت مشترکہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی وساطت سے دنیا اپنی آخری امید یعنی عالمی حکومت کو حاصل کر سکتی ہے۔ آپ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ دولت مشترکہ تمام دنیا کے لئے ایک مثالی ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نوجوانوں کو چاہیئے کہ دولت مشترکہ کے بنیادی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اس دنیا میں اتحاد اور امن کے لئے کام کریں۔

طوفان زدوں کے لئے مزید امریکی امداد

واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ امریکی ریڈکراس نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدوں کی امداد کے لئے مزید ۲۵ ہزار ڈالر دیئے ہیں۔ اس میں سے ۱۵ ہزار ڈالر امریکی بچوں کے فنڈ سے دیئے گئے ہیں۔ جو سیلاب سے متاثر ہونے والے بچوں کی امداد پر صرف کئے جائیں گے۔ امریکی ریڈکراس طوفان زدوں کی امداد کے لئے اس سے پہلے بھی ۲۰ ہزار ڈالر دے چکی ہے۔

ڈھائی لاکھ روپے کی زمین کا عطیہ

لاہور ۲۵ نومبر سرگودہا کی ایک مخیر خاتون نے ایک ابتدائی مرکز صحت کی تعمیر کے لئے ۲½ لاکھ روپیہ کی ۱۲۵ ایکڑ زمین عطیہ کے طور پر دے کر ایک مثال قائم کی ہے۔ اس مرکز کے لئے یونین کونسل کے چیئرمین نے بھی ۵ ایکڑ زمین دی ہے اسی طرح دوسرے چیئرمینوں نے بھی اپنا اعزازی معاوضہ اجتماعی ترقی کے لئے دے دیا ہے۔

امریکہ کی آبادی میں اضافہ کی رفتار

واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ امریکہ کے ادارہ شماریات کے اعلان کے مطابق امریکہ کی آبادی کل جمعرات کی صبح تک ٹھیک ۱۸ کروڑ ۲۰ لاکھ ہو گئی۔ اس طرح گزشتہ ماہ اپریل کے مقابلہ میں امریکہ کی آبادی میں اب تک بیس لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ کی آبادی ہر ساڑھے دس سیکنڈ میں ایک فرد کے اضافے کی شرح سے بڑھ رہی ہے۔

— منیلا ۲۵ نومبر۔ فلپائن کے صدر نے پاکستان سے ایک تجارتی معاہدے کے مسودے کی منظوری دیدی۔

تجارتی معاہدے پر عمل درآمد کا جائزہ

کراچی ۲۵ نومبر۔ پاکستان اور ہندوستان کے مارچ ۱۹۶۰ء کے تجارتی معاہدہ پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لئے دونوں ملکوں کے نمائندوں کی بات چیت کل کراچی میں شروع ہوئی۔ پہلا اجلاس ۲½ گھنٹے تک جاری رہا جس میں پاکستان کو ہندوستان سے تیزی کے ساتھ کوئلہ کی فراہمی کے امکانات معلوم کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی گئی۔ یہ دونوں ملکوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے اور یہ آج کے اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

مست ہاتھی نے آٹھ افراد ہلاک کر دیئے

کلکتہ ۲۵ نومبر۔ نوگاؤں (آسام) کی ایک اطلاع کے مطابق وہاں ایک پالتو ہاتھی نے مست ہو کر آٹھ افراد کو ہلاک اور تین اشخاص کو شدید مجروح کر دیا۔ ہاتھی دو روز بے قابو رہا۔ بعد میں اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

اعلان نکاح

مکرم شیخ نور الحق صاحب کے برادر خورد شیخ شمس الحق صاحب منیجر ایسٹرن پرفیومری کمپنی گول بازار ربوہ کا نکاح مسماۃ محمودہ بیگم بنت مکرم غلام جیلانی صاحب آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض ۲ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۶۰ء بعد نماز عصر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین (۲۵ نومبر کے الفضل میں غلطی سے یہ اعلان صحیح شائع نہیں ہوا لہٰذا بعد اصلاح دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے) چوہدری عبدالعزیز

(پریذیڈنٹ محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶۔نومبر ۶۰ء

اضافۂ آبادی کا مسئلہ

حال ہی میں خاندانی منصوبہ بندی کے لئے ایک تنظیم قائم کی گئی ہے جس میں دنیا کے بڑے بڑے مفکرین شامل ہیں اور جن کی غرض یہ ہے کہ چونکہ دنیا کی آبادی روز بروز افزوں ہو رہی ہے اور ڈر ہے کہ جلد ہی وہ دن آجائے جب دنیا کی خوراک بھوکے پیٹوں کا مقابلہ نہ کرسکے اور اس طرح دنیا سخت مشکل میں پڑ جائے ایک سائنسدان نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ فلاں سال تک دنیا کی آبادی اتنی بڑھ جائے گی کہ سب دنیا دم گھٹ کے فنا ہو جائے گی۔کہا جاتا ہے کہ اس سائنسدان نے ہر بات اور ہر امکان پر غور کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے اور اس کا خیال ہے کہ وہ دن دور نہیں ہے۔جب دنیا پر قیامت آجائے گی۔ اس لئے اس سائنسدان کے نزدیک یہ نہایت ضروری ہے کہ ابھی سے کوئی انتظام کر لیا جائے ورنہ ع

پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

یہ باتیں تو سائنس دانوں کی ہیں جو حساب لگا کر اور تول ماپ کر اندازے لگاتے ہیں ہمیں ان کی اس سعی کی داد دینے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ سائنسدانوں نے واقعی بڑے بڑے عظیم کام کئے اور انہوں نے دنیا کی ترقی کے لئے بہت سی اختراعیں اور ایجادیں کی ہیں۔ ایسے ایسے سامان تعیش اور آرام مہیا کئے ہیں کہ پہلے جن کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔نہ صرف زمین پر سفر آسان ہو گیا ہے بلکہ آسمانوں اور سمندروں کی تہوں میں اتر کر قدرت کے اسرار معلوم کر لئے ہیں۔عناصر کے تغیر و تبدل سے کئی مفید اور کار آمد چیزیں تیار کر لی ہیں۔ ایٹم کا سینہ چاک کر کے بے اندازہ قوت کا ذخیرہ معلوم کر لیا ہے۔الغرض کیا کیا ہے جو آج سائنس نے نہیں کیا ہے۔ مگر پھر بھی جب انسان ذرا غور کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ جہاں سے انسان چلا تھا ابھی تک وہیں ہے۔اس کو ابھی تک یہ سمجھ نہیں آسکی کہ جو کچھ اس نے ترقی کی ہے وہ سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرے کا بھی شاید لاکھواں حصہ نہیں ہے انسان کی جہالت کا عالم یہ ہے کہ ایک طرف تو ہمارے سائنس دان اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہم نے بیماریوں پر فتح حاصل کر لی ہے۔طاعون کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا ہے ملیریا پر بھی قابو پا لیا ہے۔ فلاں فلاں بیماری پر غالب آگئے ہیں۔انسانوں کی صحت پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔بچوں کی اموات کم ہو گئی ہیں۔عمریں طویل ہو گئی ہیں۔مگر دوسری طرف اب اس کو یہ خوف کھائے مارتا ہے کہ اموات کی کمی اور پیدائش کی افزائش کی وجہ سے کچھ عرصہ کے بعد دنیا کی آبادی اتنی بڑھ جائے گی کہ انسان کی خوراک تو کیا خوراک صرف دم گھٹ کر مر جائیں گے۔اور دنیا میں قیامت آجائے گی۔

دانشمندانِ مغرب کو یہ غم کوئی آج سے ہی نہیں لگا بلکہ اس سے پہلے بھی کئی فیلسوفوں نے اسی اندیشہ میں اپنی جان دے دی ہے جن میں مالتھوس پادری کے اعداد و شمار خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ اس وقت تک ہمارے دانشمندوں نے دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے آنے والی مصیبتوں کا علاج جو سوچا ہے۔وہ خاندانی منصوبہ بندی ہے۔اگرچہ مختلف ملکوں میں غذائی پیداوار بڑھانے کے لئے بھی سر توڑ کوششیں کی جا رہی ہیں لیکن ان دانشمندوں کا اندازہ یہی ہے کہ ایسی کوششیں بڑھتی ہوئی آبادی کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔اس لئے صرف غذائی پیداوار بڑھانے سے کام نہیں چل سکتا بلکہ ضروری ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے سیلاب کو روکنے کے لئے بھی تجاویز سوچی جائیں۔اس کے لئے خاندانی منصوبہ بندی کی مہم شروع کی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آبادی بڑھانے کے معاملہ میں انسانوں کو چاہیئے کہ

آہستہ خرام بلکہ مخرام

یعنی کم سے کم اولاد پیدا کی جائے بلکہ نہ ہی کی جائے تو بہتر ہے۔نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔حکومتوں اور قوموں کے بڑے بڑے دانشمندوں نے یہی فیصلہ کیا ہے۔یہ الگ بات ہے کہ اب تک اس ضمن میں کیا کچھ ہوا ہے اور کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔سننے میں تو یہی آتا ہے کہ جو تجاویز سوچی گئی ہیں ان میں ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔بلکہ بعض رپورٹوں سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جہاں جہاں دوائیں استعمال کی گئی ہیں وہ سخت نقصان رساں ثابت ہوئی ہیں۔

ایک بات اس ضمن میں اور بھی قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں اضافہ آبادی کا تناسب اتنا زیادہ نہیں جتنا ان ممالک کا ہے۔جن کو پسماندہ کہا جاتا ہے۔مثلاً ایشیائی اور افریقی ممالک میں تو آبادی چھلانگیں مار مار کر بڑھ رہی ہے۔ خدا جانے اس میں کیا بھید ہے کہ وہ لوگ جن کو ہر طرح کے آرام اور غذائی آسائشیں میسر ہیں ان میں تو آبادی زیادہ نہیں بڑھ رہی لیکن ان لوگوں میں جو بھوکوں مر رہے ہیں بے حساب و بے شمار بچے پیدا ہو رہے ہیں۔

جہاں تک خاندانی منصوبہ بندی کا تعلق ہے اور اس امر کا سوال ہے کہ جو طریقے ابھی تک استعمال کئے جاتے ہیں ان کی اخلاقی حیثیت کیا ہے۔ ہمارا خیال تو یہی ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رزق کا ذمہ خود لیا ہے۔اس لئے محض رزق کے خیال سے ایسا نہیں ہونا چاہیئے ورنہ منصوبہ بندی کے جواز کے لئے اور بھی بہت سے اسباب ہیں مثلاً بیماری وغیرہ۔چنانچہ یورپ جہاں بیماریوں پر بھی کامیابی سب سے زیادہ ہوئی ہے اور خوراک کی بھی کمی نہیں وہاں تو اضافہ آبادی کا تناسب بہت کم ہے لیکن پسماندہ ممالک جہاں ہسپتالوں اور صحت کے اداروں کا انتظام بھی ناقص ہے بلکہ بعض جگہ تو صفر کے برابر ہے اور غذائی پیداوار کی بھی کمی ہے۔پیدائش کا تناسب زیادہ ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ خواہ ہم کیا کیا تجاویز کریں پیدائش اور موت کا نظام خدائی ہے۔ہمارا اس میں دخل دینا زیادہ مفید نہیں ہو سکتا۔

البتہ یہ درست ہے کہ غذائی پیداوار کی تقسیم کے متعلق اگر یو این۔او کوئی خاص پروگرام بنائے اور جہاں زیادہ غذا ہو وہاں سے لے کر کم غذا والے علاقوں میں پہنچانے کا انتظام کرے۔تو کم از کم موجودہ حالات میں کمی خوراک کا سوال بڑی حد تک خاطر خواہ حل ہو سکتا ہے۔ پچھلے دنوں اخبارات میں خبر شائع ہوئی تھی کہ امریکہ میں اتنا اناج موجود ہے کہ دو سال تک ساری دنیا کے لئے مکتفی ہو سکتا ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو چاہیئے کہ یو۔این۔او کی خوراک کمیٹی ساری دنیا کو خوراک سے بے فکر کر دے۔اور امریکہ سے فالتو اناج لے کر کم غذائی علاقوں میں پہنچانے کا انتظام کرے۔ محض اس اندیشہ میں جان کھپانے کی ضرورت نہیں ہے کہ آج سے پچاس یا ساٹھ سال بعد کیا ہوگا۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمیں آئندہ نسلوں کی فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ضرور کرنی چاہیئے مگر یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔وہ واقعی درست بھی ہے یا نہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مؤرخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۶۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مؤرخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

آزادی اور غلامی نفس کے اندر سے ہی پیدا ہوتی ہے

فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے :-

فرمایا۔ انسان کے لئے دنیا میں ہزاروں نعمتوں میں سے ایک

آزادی کی نعمت

بھی ہے۔ مگر آزادی انسان کے اپنے نفس کے اندر سے پیدا ہوتی ہے باہر سے نہیں آتی۔ اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ اپنے آپ کو غلام تصور کر لیتے ہیں۔ اور اس نعمت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ اس کے بعض حصے خود اس سے بغاوت کر جاتے ہیں اور وہ لاکھ زور دے ہاتھ جوڑ منتیں کرے۔ مگر وہ اعضا اس سے بغاوت کرتے ہیں مثال کے طور پر زبان ہی کو لے لو۔ اس کا انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان پر کتنا بڑا

فضل اور احسان

ہے۔ انسان کا اپنی زبان پر کلی اختیار ہوتا ہے۔ وہ اس کو جدھر چاہے چلا سکتا ہے۔ اور وہ اپنے مالک کی نافرمانی نہیں کر سکتی۔ مگر یہی زبان کو جو ہر وقت انسان کی مرضی کے مطابق گفتار کرتی ہے۔ تم اگر کہو کہ ایک میٹھی چیز کو کڑوا سمجھ۔ تو وہ کبھی نہیں سمجھے گی تم اس کی منتیں کرو اس کے آگے ہاتھ جوڑو مگر وہ میٹھے کو کبھی کڑوا نہ سمجھے گی لیکن یہی زبان سے کہو خدا تعالیٰ کو گالی دے تو وہ دینے لگ جائے گی۔ تم کہو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو وہ دینے لگ جائے گی۔ تم کہو مذہب کو گالی دے تو وہ دینے لگ جائے گی۔ تم کہو ماں باپ کو گالی دے تو جھٹ تمہارا حکم مانے گی۔ پس خدا تعالیٰ نے کتنی آزادی دی ہے کہ یہی زبان جو میٹھے کو کڑوا سمجھنے کو ہرگز تیار نہ تھی۔ اور تمہارے حکم کا انکار کرتی تھی تمہارے کہنے پر خدا تعالیٰ اور ماں باپ کو گالیاں دینے لگ جاتی ہے۔ اسی طرح کان بھی ہیں۔ اگر تم کان سے کہو کہ اگر کسی شخص نے اللہ کا لفظ بولا ہو۔ تو تم رسول سنو وہ کبھی نہیں سنیں گے۔ مگر دوسری طرف وہی کان لغویت اور تخریب اخلاق گانے وغیرہ سننے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور جو چاہو انہیں سنا لو پھر

آنکھ کا بھی یہی حال ہے

تم آنکھ سے کہو سرخ رنگ کو زرد سمجھ لے یا سفید کو سیاہ سمجھ لے۔ یا زرد کو نیلا سمجھ لے۔ تو وہ کبھی نہ سمجھے گی۔ وہ ہمیشہ سفید کو سفید زرد کو زرد اور سرخ کو سرخ ہی سمجھے گی۔ دوسری طرف تم آنکھ سے کہو کہ وہ غیر محرم کی طرف دیکھے تو وہ غیر محرم کو دیکھنے لگ جائے گی۔ اور تمہاری بات ماننے سے انکار نہیں کرے گی۔ یہی حال تمہارے ہاتھوں کا ہے۔ اگر تم ہاتھ کو سمجھاؤ۔ اور لکڑی کو پکڑ کر کہو کہ اسے لکڑی کی بجائے ربڑ سمجھ یا ربڑ کو لکڑی سمجھ تو وہ کبھی تمہارا کہا نہیں مانے گا۔ دوسری طرف اگر تم اس کو کہو کہ خدا تعالیٰ کے دین کے قیام کے لئے تلوار اٹھا۔ تو جھٹ اٹھائے گا۔ اور اگر تم کہو کہ ابوجہل کے لئے تلوار چلا تو چلانے لگ جائے گا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے

انسان کے اندر متنوع طاقتیں

رکھ دی ہیں۔ جن میں سے بعض سے صحیح کام لیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند ہو جاتا ہے۔ اور بعض سے غلط کام لیتا ہے۔ تو باغی بن جاتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنایا ہے۔ کہ بعض اوقات اس کے ہاتھ تو بالکل کام نہیں کر سکتے۔ مگر اس کا دماغ آزاد ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص کو ہتھکڑی لگی ہو۔ اور سپاہی اس کو جیل خانہ میں لئے جا رہے ہوں۔ تو اس وقت وہ کچھ نہیں کر سکتا اور بالکل مجبور ہوتا ہے۔ ایک ملزم کے پاس اگر پولیس کا سپاہی بیٹھا ہو۔ تو خواہ اس ملزم کی ماں بھی اسے ملنے کے لئے آ جائے وہ اپنی ماں سے بات نہیں کر سکتا۔ آٹھ دس یا بیس روپے ماہوار پانے والا سپاہی ہوتا ہے۔ مگر اس کے آگے ملزم کی کچھ چل نہیں سکتی۔ لیکن ایک راجہ کے دربار میں اگر کسی شخص کو کوئی سزا مل رہی ہو۔ تو خواہ وہ زبان سے کچھ بول نہ سکے۔ مگر وہ اپنے دماغ میں راجہ کو ضرور گالیاں دے رہا ہو گا یعنی ایک حصہ میں تو وہ سپاہی سے بھی بغاوت نہیں کر سکتا۔ مگر دوسرے حصہ میں وہ راجہ سے بغاوت کر رہا ہوتا ہے۔ ایک بڑے آدمی کو اگر حکومت پکڑ کر پاخانہ صاف کرنے پر لگا دے۔ تو ہاتھ سے وہ پاخانہ صاف کر رہا ہو گا۔ مگر دل میں گالیاں بھی دے رہا ہو گا۔ پس خدا تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہی اس قسم کا ہے۔ کہ اگر ہاتھ سے کام کرو تو

دماغ آزاد رہتا ہے۔

اس کے دماغ پر نہ سپاہی قبضہ کر سکتا ہے۔ نہ راجہ اور نہ ہی کوئی حکومت اس پر قابض ہو سکتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں تو باندھے جا سکتے ہیں لیکن دماغ نہیں باندھا جا سکتا جب انسان ان باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے تو اس کے

اندر غلامی کی روح

پیدا ہو جاتی ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر کتنے مظالم ہوتے رہے اور اس میں شک نہیں کہ جتنے مظالم ایک غلام پر کئے جا سکتے ہیں ان سے کہیں زیادہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنتے رہے۔ ان کو طرح طرح کی تکالیف دی گئیں وہ کفار سے ماریں کھاتے رہے۔ مگر کفار ان کی دماغی آزادی کو سلب نہ کر سکے وہ سزاؤں کے وقت بھی یہی کہتے رہے کہ ہم خدا تعالیٰ کا پیغام ہر حالت میں پہنچائیں گے۔ وہ پھانسی کے وقت بھی خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے۔ ان کو آروں سے چیرا گیا۔ مگر وہ چیرے جانے کے وقت بھی خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہے۔

مثال کے طور پر دیکھ لو

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے غافلاں وفا نکند ایں سرائے خام
دنیائے دوں نماند و نماند بکس مدام

"ہائے افسوس جو لوگ دنیا کے پرستار ہیں۔ اور قومی تعصبوں کی زنجیر میں گرفتار نہ اپنے بد عقیدوں کو کسی ڈھب چھوڑنا نہیں چاہتے۔ قوم کا رعب ان کے دلوں پر ایسا غالب ہے کہ جو مخلوق پرستی کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ان کے دلوں میں اتنا بھی قدر نہیں جو ایک بوڑھی عورت کو اپنے گھر کی سوئی کا ہوتا ہے۔"

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں ۔۔۔ نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں ۔۔۔ ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں ۔۔۔ کیا کیا نہ ان کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر ان کو اس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں ۔۔۔ آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
اپنے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد ۔۔۔ کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد
پر تب بھی مانتے ہیں اسی کو ہر سبب ۔۔۔ کیا حال کر دیا ہے تعصب نے ہے غضب
دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی ۔۔۔ ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی
اے غافلاں وفا نکند ایں سرائے خام ۔۔۔ دنیائے دوں نماند و نماند بکس مدام

دیکھو سرمہ چشم آریہ ص ۸۹-۹۰

کے اندر آزادی کی روح تھی آپ باوجود قید کے بھی آزادی کو نہ بھولے آپ غارِ ثور میں ایک قسم کے قیدی ہی تھے کیونکہ کفارِ مکہ آپ کی تلاش میں سرگرداں تھے اور آپ غار سے باہر نکل سکتے تھے۔ ایک شخص مکہ سے ہر روز رات کو رومال میں روٹی باندھ کر آپ کو پہنچا دیا کرتا تھا۔ ایک دن کفار آپ کی تلاش میں غارِ ثور کے منہ تک پہنچ گئے حضرت ابوبکرؓ آپ سے کہنے لگے دشمن آ گئے مگر آپ نے اس کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا وہ غلامی اور قید عارضی تھی حقیقی نہ تھی مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آزادی کی روح کو سمجھتے تھے۔ اس لئے آپ دشمنوں کے سر پر پہنچ جانے سے بھی ذرا خائف نہ ہوئے۔ پس غلامی کے دور بھی آتے ہیں۔ جب کوئی قوم اپنے آپ کو خود غلام سمجھنے لگ جاتی ہے۔ جب کوئی قوم بیکار ہو جاتی ہے غالب اس پر قبضہ کر لیتا ہے جس طرح بچے کہا کرتے ہیں لبھی چیز خدا دی نہ دھیلے دی نہ پادی۔ یہ قانون آدم (علیہ السلام) سے چلا آیا اور اسی طرح چلتا جائے گا۔ جب بھی کوئی قوم سست ہو جائے جب بھی کوئی قوم بیکار ہو جائے۔ جب کوئی قوم اسراف سے کام لے۔ جب کوئی قوم غریبوں پر ظلم کرنے لگ جائے جس قوم کے اندر

غرباء کی مدد

نہ کرنے کی روح پیدا ہو جائے وہ قوم ضرور غلام ہو جائے گی لیکن اس کے ساتھ ہی جب کسی غلام قوم کے اندر بیداری پیدا ہو جائے اور اس کے اندر آزادی کا احساس پیدا ہو جائے تو اس کے لئے پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ وہ سمجھ لے کہ ہم آزاد ہیں۔ کتے جب آپس میں لڑتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو کر غر غر کرتے ہیں اور دیر تک اسی طرح کرتے رہتے ہیں۔ آخر ان میں سے ایک سمجھ لیتا ہے کہ میرا مخالف اب نہیں دبتا تو وہ خود دم دبا کر چلا جاتا ہے۔ اسی طرح شیر کو بھی شیر بہت شاذ مارتا ہے۔ دو شیر جب ایک دوسرے کے سامنے جاتے ہیں تو ایک بھی غر غر کرنا شروع کر دیتا ہے اور دوسرا بھی غر غر کرنا شروع کر دیتا ہے ان میں جب ایک سمجھتا ہے کہ اس نے نہیں دبنا تو وہ دم ڈال کر چلا جاتا ہے۔ اسی طرح غالب جب یہ سمجھ لیتا ہے کہ اب اس قوم نے غلام نہیں رہنا تو وہ خود چھوڑ کر چلا جاتا ہے

مثل مشہور ہے

کہ کوئی شخص تھا اس کا یہ دعویٰ تھا کہ کوئی شخص میرے برابر بہادر نہیں ہے اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں اور ہر روز ان کو چربی وغیرہ لگا کر خوب اکڑا کر رکھتا تھا اور ان کو اور بھی بڑھانے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ وہ ہر ایک سے یہی کہتا تھا کہ مونچھوں کو تاؤ دینے اور بڑھانے کا صرف میرا ہی حق ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ اگر کسی کو مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے دیکھتا تو پکڑ کر اس کی مونچھیں کاٹ دیا کرتا تھا یا اس کے منہ پر تھپڑ مار کر اس کی مونچھیں نیچے کو موڑ دیا کرتا تھا۔ شہر کے لوگ بہت ذلیل ہوئے اور اس سے تنگ آ گئے۔ کیونکہ اگر کسی شخص کی مونچھیں اتفاقاً بھی اوپر کو مڑی ہوئی ہوتیں تو وہ قینچی سے کاٹ دیتا تھا۔ آخر ایک جلاہے نے لوگوں سے کہا یہ کام میرے سپرد کر دو میں اس کو ٹھیک کروں گا۔ وہ چار پانچ دنوں تک اپنی مونچھوں کو خوب سنوارتا رہا اور ایک دن اچھی طرح مونچھوں کو تاؤ دے کر اور ہاتھ میں تلوار لے کر گھر سے باہر نکلا اور سیدھا بازار میں گیا اور زور سے آواز دی وہ کون بہادر ہے جو کہتا ہے کہ میرے برابر کوئی بہادر نہیں اور کوئی اپنی مونچھوں کو بڑھا نہیں سکتا اس کو میرے سامنے لاؤ۔ اس مونچھوں والے خانصاحب کو بھی اس بات کی خبر ملی۔ وہ دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے۔ اور آتے ہی پوچھا تم کہاں سے آئے ہو۔ جولاہے نے کہا تمہیں کیا ہم جہاں سے بھی آئیں۔ خانصاحب نے کہا

تمہیں کس نے یہ حق دیا ہے

کہ اپنی مونچھوں کو اس طرح تاؤ دو۔ تم کو یہ مونچھیں نیچی کرنی پڑیں گی۔ جولاہے نے کہا یہ مونچھیں نیچی کرنے کا فیصلہ تو تلواروں کی لڑائی کے بعد ہو گا۔ جو جیت جائے گا وہ اپنی مونچھوں کو تاؤ دینے کا حقدار ہو گا۔ خانصاحب نے کہا اچھا آؤ اس کا فیصلہ مقابلہ کر کے کر لیں۔ جلاہے نے کہا ایک بات سن لیں مونچھیں رکھنے میں یا تو قصور آپ کا ہے یا میرا ہے خانصاحب نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ جلاہے نے کہا اس میں آپ کے یا میرے بیوی بچوں کا تو کوئی قصور نہیں۔ خانصاحب نے کہا بالکل نہیں جلاہا کہنے لگا اگر میں مارا جاؤں تو میری بیوی بیوہ ہو جائے گی۔ اور بچے یتیم ہو جائیں گے اور اگر تم مارے جاؤ گے تو تمہارے بیوی بچوں کا بھی یہی حال ہو گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہم دونو اپنے اپنے بیوی بچوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کر لیں تاکہ وہ ہماری موت کے بعد مصیبتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ خانصاحب نے کہا بہت اچھا میں ابھی جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر خانصاحب تو اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے اور وہ جلاہا وہیں بیٹھا رہا۔ خانصاحب اپنے بیوی بچوں کو قتل کر کے تھوڑی دیر میں واپس آ گئے اور بلند آواز سے للکارا کہاں ہے وہ شخص۔ لو میں اپنے بیوی بچوں کو مار آیا ہوں اب مقابلہ کر لیں۔ جلاہے نے کہا خانصاحب

اب میری رائے بدل گئی ہے

اس لئے میں اپنی مونچھیں نیچی کر لیتا ہوں۔ میں آپ سے نہیں لڑتا۔ پس جتنے ظالم ہوتے ہیں جب وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنے آپ کو آزاد کرا کے چھوڑے گا تو وہ خود بخود پیچھے ہٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب کسی قوم پر غلامی آتی ہے تو اس قوم کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ ہمارے دادا پڑدادا کی ان علاقوں میں بادشاہوں کے مقابلہ میں معمولی حیثیت تھی۔ مگر آج تک ہمارے گھر میں

بادشاہوں کے خطوط

محفوظ پڑے ہیں۔ وہ ان خطوں کے جواب ہیں جو یہاں سے ان بادشاہوں کو مدد کے لئے لکھے جاتے تھے۔ ان جوابات کو پڑھنے سے اصلی خطوط کا مضمون بھی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ یہاں سے لکھا جاتا تھا کہ سکھوں کے ساتھ ہماری لڑائی ہو رہی ہے سکھ طاقتور ہیں اور وہ مسلمانوں کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ ہم ان کا مقابلہ تو کر رہے ہیں مگر ہمیں کمک کی ضرورت ہے۔ ہمارے دادا پڑدادا کے خط تو محفوظ نہیں ہیں۔ مگر جو جواب اللہ کے آئے ہیں سب میں یہی لکھا ہوتا آپ سکھوں کا مقابلہ کر رہے ہیں بڑا اچھا ہے مقابلہ کرتے جائیں۔ ہم آپ کی مدد کو فوج بھیج دیں گے۔ مگر بیس پچیس سال متواتر یہی جواب آتے رہے کہ ہم آپ کی مدد بھیج رہے ہیں یا کل بھیج دیں گے مگر کبھی ان کی طرف سے مدد نہ پہنچی۔ ان سلاطین کو تو سوائے عیش و آرام کے اور کوئی کام ہی نہ تھا وہ غلام نہ ہوتے تو کیا ہوتے یہاں مسلمان رؤسا اپنے اپنے علاقوں میں سکھوں سے برسرپیکار تھے اور سکھوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوتے رہے۔ مگر بادشاہ دلی میں بیٹھ کر اپنی طاقت میں مست رہے۔ ادھر مسلمان رؤسا تباہ و خستہ حال ہو گئے اور ادھر بادشاہ سلامت ناچ گانوں سے فراغت نہ پا سکے۔ پس غلامی اپنے اندر سے آتی ہے باہر سے نہیں آتی مگر

یہ بھی ایک مسلّمہ امر ہے

کہ جس طرح غلامی اپنے اندر سے آتی ہے اسی طرح آزادی بھی اپنے اندر ہی سے آتی ہے۔ جب کسی قوم کا فرد کہتا ہے میں آزاد ہوں مجھے کوئی غلام نہیں بنا سکتا تو اس کی تائید میں کئی دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی جوش پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس کی آواز کو اور زیادہ ابھارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرض

آزادی اپنے نفس کے اندر سے پیدا ہوتی ہے

اور غلامی بھی نفس سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پہلے نفس اندر سے غلام ہو گا۔ پھر باہر سے آ کر غالب اس کو غلام بنائے گا۔ مگر جس کے نفس کے اندر آزادی کا احساس اور بیداری پیدا ہو جائے بیرونی طاقتیں اس کی اس روح کو کچلنے میں ناکام رہتی ہیں۔ جب تک اس نکتہ پر عمل نہیں کیا جاتا آزادی ایک دور کی شے رہتی ہے۔ بہرحال آزادی حاصل کرنے کے لئے کسی بڑی جنگ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف دماغ میں تبدیلی پیدا ہونی چاہیئے۔ جب کبھی کسی قوم کے دماغوں کے اندر تبدیلی پیدا ہو جائے آزادی دوڑ کر اس کے گلے مل جاتی ہے؟

اشاعت اسلام کو مقدم رکھنے کا عملی نمونہ

جماعت احمدیہ ٹرنگ زئی تحصیل چارسدہ کے حسب ذیل احباب نے سلسلہ کی ضروریات کے پیشِ نظر وعدہ تحریک جدید پیش کرنے کے ساتھ ہی نقد رقوم ادا فرما دی ہیں یہ اشاعت اسلام کو مقدم رکھنے کا عملی نمونہ ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ دوسری جماعتوں اور افراد کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

(۱)	ڈاکٹر رشید احمد صاحب مع بیگم و بچگان	/۱۰۰	روپیہ ادا شد
(۲)	خان سعد اللہ خانصاحب	/۱۰۰	" "
(۳)	خان غلام اکبر خانصاحب	/۲۰	" "

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

نام کی تبدیلی

میں نے اپنا سابقہ نام "برخوردار" عرصہ سے ترک کر کے نیا نام "بشیر احمد" رکھ لیا ہوا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (بشیر احمد سپرا سکنہ ٹی سپرا)

تاریخ اسلام کا ایک اہم واقعہ ــــــ صلح حدیبیہ

صلح حدیبیہ کی اہمیت

صلح حدیبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا اور تاریخ اسلام کا ایک نہایت اہم واقعہ ہے۔ اس واقعہ سے اسلام کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوا ـــــ ایک ایسا دور جس نے دنیا پہ یہ ظاہر کر دیا کہ اسلام کی اصل طاقت امن اور صلح میں ہے نہ کہ جنگ میں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی تو مظلومیت کی زندگی تھی جبکہ مسلمان قریش مکہ کے انتہائی ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے ہجرت کے بعد جب مدنی دور کا آغاز ہوا۔ اور مسلمان ترقی کرنے اور بڑھنے لگے تو اس کے ساتھ ہی جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حالات نے کچھ ایسا رخ بدلا کہ کفار مکہ کے جارحانہ حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمان بھی جنگ میں حصہ لینے پہ مجبور ہو گئے۔ ان جنگوں کی وجہ سے اسلام کو اپنی صلح کی طاقت کے اظہار کا موقع ہی نہ ملا۔ اس کی فطری تعلیم قلوب کو اپنا گرویدہ بنا لینے کی جو بے پناہ طاقت رکھتی تھی وہ جنگوں کی وجہ سے پوری طرح ظاہر نہ ہو سکی اور اپنے جوہر نہ دکھا سکی۔ لیکن صلح حدیبیہ کے اہم واقعہ نے اسلام کی ان صلاحیتوں کو اجاگر کر دیا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ اسلام کی صلح کی طاقت اس کی جنگ کی طاقت سے کہیں زیادہ ہے ـــــ پس صلح حدیبیہ تاریخ اسلام کے نہایت اہم واقعات میں سے ایک ہے اس کی کسی قدر تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

تفصیلی حالات

ماہ شوال سنہ ۶ ہجری میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رویا میں دیکھا کہ حضور اور حضور کے صحابہ کرام مکہ میں گئے ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس وقت ذوالقعدہ کا مہینہ قریب تھا جو کہ ان چار مبارک مہینوں میں سے تھا۔ جبکہ عرب ہر قسم کے جنگ و جدال سے اجتناب کرتے تھے گویا آپ نے یہ خواب ایسے وقت میں دیکھی جبکہ ملک میں ہر طرح امن و امان کا دور دورہ ہوتا تھا اور لوگ اپنے اعتقاد کے مطابق جنگوں سے رک جاتے تھے۔ صحابہ تو مدت سے بیت اللہ کے طواف اور زیارت کے لئے تڑپ رہے تھے۔ جب انہوں یہ خواب سنی تو مکہ میں جانے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی تمنا اور آرزو اور بھی شدت اختیار کر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں یہ تحریک فرمائی کہ وہ عمرہ کے لئے تیاری شروع کر دیں (عمرہ میں حج کے بعض مناسک ترک کر کے بیت اللہ کا طواف کیا جاتا ہے اور قربانی کی جاتی ہے) اس موقعہ پر حضور نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ چونکہ محض ایک پر امن دینی عبادت ہمارا مقصود ہے۔ اسلئے مسلمانوں کو اس موقعہ پر اپنے جنگی ہتھیار اپنے ساتھ نہیں لینے چاہئیں۔ البتہ صرف تلواریں ساتھ لی جائیں۔ مگر انہیں بھی نیاموں میں رکھا جائے

مدینہ منورہ سے روانگی

حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ۱ ذوقعدہ سنہ ۶ ھ کے شروع میں پیر کے روز چودہ سو صحابیوں کی معیت میں مدینہ سے روانہ ہوئے۔ اس سفر میں حضور کی ازواج مطہرات میں سے حضرت ام سلمہؓ حضور کے ہمراہ تھیں۔ جب یہ قافلہ مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پہ ذوالحلیفہ کے مقام پہ پہنچا تو حضور نے قافلہ کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور ہدایت فرمائی عمرہ کی خاطر حاجیوں کا مخصوص لباس۔ احرام پہن لیا جائے۔ آپؐ نے خود بھی احرام باندھا اور ایک خبر رساں کو آگے بھجوایا تاکہ وہ معلوم کر سکے کہ قریش مکہ کسی شرارت کا ارادہ تو نہیں رکھتے۔ آپ خود قافلہ کے ہمراہ آہستہ آہستہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے چند روز کے سفر کے بعد جب آپ مکہ سے قریباً دو منزل کے فاصلہ پہ عسفان کے مقام پر پہنچے تو خبر رساں نے مکہ سے واپس آکر اطلاع دی کہ قریش بہت مشتعل ہو چکے ہیں وہ اس قافلہ کو روکنے کا ارادہ کر چکے ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) اپنا ایک دستہ مکہ سے روانہ بھی کر دیا ہے۔ جو اس وقت مسلمانوں کے قافلہ کے قریب پہنچ چکا ہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تو حضور نے تصادم سے بچنے کی غرض سے مکہ کے معروف رستہ کو چھوڑ کر ایک دشوار گذار اور کٹھن رستہ اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ صحابہ کا یہ قافلہ نئے رستہ پر روانہ ہو گیا

حدیبیہ کے مقام پر قیام

جب یہ قافلہ نئے راستہ پر چلتے ہوئے حدیبیہ کے مقام پہ پہنچا جو مکہ سے ایک منزل یعنی صرف نو میل کے فاصلہ پہ ہے تو رسول کریم کی اونٹنی جو القصواء کے نام سے مشہور تھی۔ اچانک پاؤں پھیلا کر زمین پر بیٹھ گئی۔ اور باوجود اٹھانے کے نہ اٹھی۔ صحابہؓ نے سمجھا کہ شاید یہ تھک کر بیٹھ گئی ہے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اللہ تعالےٰ کے اشارہ پر محمول فرمایا اور وادی حدیبیہ کے پرے کنارے کی طرف ایک چشمہ کے پاس قافلہ کو ٹھہر جانے کا حکم دیا۔

قریش مکہ کو پیغام

اس جگہ ٹھہرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص بدیل نامی کو قریش مکہ کی طرف قاصد بناکر بھیجا۔ اور اس کے ذریعے یہ پیغام بھجوایا کہ مسلمان جنگ کا بالکل ارادہ نہیں رکھتے ان کا مقصد صرف بیت اللہ کا طواف اور اس کی زیارت ہے۔ مگر قریش نے جواب دیا کہ ہم کسی حالت میں بھی مسلمانوں کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور شخص خراش بن امیہ خزاعی کو بھیجا مگر اس سے قریش نے بدسلوکی کیا اس پر حضور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سرداران قریش کی طرف بھیجا جو اپنے قبیلہ کی کثرت کی وجہ سے زیادہ بااثر اور بارسوخ سمجھے جاتے تھے۔ قریش نے ان سے کہا کہ ہم آپ کو تو طواف کی اجازت دے سکتے ہیں۔ لیکن باقی مسلمانوں کو نہیں دے سکتے۔ حضرت عثمان نے فرمایا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر اکیلا ہرگز طواف کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس پر قریش بہت غضبناک ہو گئے۔ انہوں نے حضرت عثمان کو نظر بند کر دیا۔ جب حضرت عثمان واپس تشریف نہ لائے تو مسلمانوں میں یہ افواہ مشہور ہو گئی۔ کہ آپ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ جب یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضور نے صحابہؓ کو کیکر کے ایک درخت کے نیچے جمع کیا اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر یہ خبر درست ہے تو خدا کی قسم! ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہ ٹلیں گے جب تک کہ اس کا بدلہ نہ لے لیں آپؐ نے صحابہ کو فرمایا میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہ دکھائے گا۔ اور اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔ اس اعلان پر صحابہؓ نہایت جوش کے ساتھ اور والہانہ انداز میں بیعت کرنے لگے حضورؐ نے اسی اثنا میں اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھکر فرمایا۔ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتے تو وہ کسی سے پیچھے نہ رہتے۔ لیکن اس وقت وہ خدا اور اس کے رسول کے کام میں معروف ہیں ــــــ تاریخ اسلام میں یہ بیعت بیعت الرضوان کے نام سے مشہور ہے۔ اور خاص اہمیت رکھتی ہے۔

ـــــــ (باقی) ـــــــ

جماعت احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی طرف سے سبقت کی روح کا مظاہرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے روح پرور پیغام کی تعمیل میں کئی جماعتیں ایسی ہیں جو وعدہ جات سال رواں کے بھجوانے میں ہی سبقت پیش نہیں ملکہ انہوں نے وعدوں کا خاصہ حصہ سو فیصدی پورا کر دینے کی اطلاعات بھجوائی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جماعت احمدیہ سمبڑیال کے سیکرٹری مالی مکرم ملک سراج الدین صاحب نے ذیل کے مجاہدین کے وعدوں کی تعداد دینے اور وصول شدہ رقوم کے مرکز میں بھجوانے کی اطلاع دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(۱)	حاجی ملک امام الدین صاحب سمبڑیال	۹۰/- سالی ۲۷
(۲)	نور بیگم اہلیہ " " "	۲۷/-
(۳)	میاں خوشی محمد صاحب آف ملکھانوالہ	۱۹/-
(۴)	مسماۃ راجن بی بی اہلیہ " "	۹/-
(۵)	ملک سراج الدین صاحب سمبڑیال	۴۳/-
(۶)	چوہدری خدا بخش صاحب "	۶/۸
	میزان	۲۱۴/۸/- روپے

دعا ہے اللہ تعالےٰ تمام جماعتوں کو نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے بھجوانے اور جلد از جلد سو فیصدی ایفائے عہد کے اہتمام کی توفیق عطا فرمادے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

زکوٰۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۳۲۹ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ۔ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا بلکہ فرماتا ہے کہ اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گذر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانت داری کے ساتھ ادا کرتا۔ لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کا تابع نہیں۔"

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو رہا ہے

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔ ابھی تک بعض مجالس کے بجٹ پورے نہیں ہوئے حالانکہ مالی سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے۔ زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی مساعی کو تیز تر کریں اور بقایا سال ختم ہونے سے قبل ادا فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

الحمد للہ کہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ سالانہ اجتماع کی آمد خرچ سے بہت کم ہے۔ جس کی وجہ سے اجتماع کے کئی بل واجب الادا پڑے ہیں۔ اجتماع کے چندہ کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ غریب سے غریب آدمی بھی باسانی اس میں حصہ لے سکتا ہے یعنی ۱۲ فی کس سالانہ۔ تمام زعماء صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اجتماع کا صد فیصدی چندہ وصول فرما کر مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا کا ایک تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۳۳ جنوبی (ملکے والہ) ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام مؤرخہ ۱۴ نومبر کو بعد نماز عشاء ایک تبلیغی اور اصلاحی جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض چوہدری محمد خان صاحب باجوہ نے سر انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم کرامت اللہ صاحب چیمہ نے کی اور نظم منور احمد باجوہ نے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ ریاض احمد صاحب باجوہ آف قاضی پہاڑنگ نے جماعت کے لئے چند نصائح فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائیں۔ اور مولوی محمد شفیع صاحب نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور مقاصد کے متعلق حضور علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ آخر میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ نے ایک مؤثر تقریر کی۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(نامہ نگار)

تصحیح

"اخبار الفضل مؤرخہ ۱۲/۱۱/۶۰ میں ایک اعلان برائے ورثاء وغیرہ مکرم میاں حیات محمد صاحب مرحوم کی لڑکی کا نام "رفعت حیات" غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام "عفت حیات" ہے۔"

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

مریضوں کی عیادت اور انصار اللہ کا فرض

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیماروں کی عیادت کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ انصار اللہ کے شعبہ خدمت کے پروگرام میں یہ بات شامل ہے کہ انصار اللہ نہ صرف خود بیماروں کے ہاں ان کی بیمار پرسی کی غرض سے جائیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔ اس ضمن میں انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملفوظات فرمودہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء جو روزنامہ الفضل مؤرخہ ۲۰ نومبر ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئے ہیں کو نہ صرف خود پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی سنائیں تاکہ سب کو اس امر کی تحریک ہو جائے۔ اور وہ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اطلاعات

۱۔ ٹیلی کمیونیکیشن ٹیکنیشنز } محکمہ ٹیلیگراف و ٹیلیفون میں ضرورت۔ امتحان مقابلہ ۳/۱۲/۶۰ مراکز کراچی۔ حیدر آباد۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ ملتان۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ و راج شاہی۔ عرصہ ٹریننگ دو سال۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۸۰ روپے ماہوار۔ بطور ٹیکنیشن تقرری پر تنخواہ ۸۵-۶-۱۱۵-۵/۲-۱۷۵-۱۰-۲۲۵۔ الاؤنس علاوہ۔ شرائط: میٹرک سائنس عمر ۱/۱/۶۰ کو ۱۷ تا ۲۲۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر بنام پوسٹ ماسٹر جنرل کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ۔ جنرل منیجر ٹیلیفون ڈسٹرکٹ کراچی ۲۲/۱۲/۶۰ تک۔ فارم بذریعہ پوسٹل آرڈر ارسال کرکے طلب ہو (رپورٹ ۱۶/۱۱/۶۰)

۲۔ ریلوے سٹینو ٹائپسٹ } این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں ضرورت خالی اسامیاں ۱۹۔ سکیل ۱۲۵-۱۰-۲۲۵ علاوہ گرانی و دیگر اقسام کے الاؤنس۔ قبائلی۔ آزاد کشمیر و متعلقین ملازمین ریلوے امیدواران کے لئے خاص رعایات۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ سپیڈ ٹائپ ۱۰۰ تا ۱۲۰۔ شارٹ ہینڈ ۳۰ تا ۴۰۔ عمر ۱۵/۱۲ کو ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سند بنام ڈپٹی جنرل منیجر۔ ہیڈ کوارٹرز آفس این ڈبلیو آر۔ ایمپریس روڈ لاہور۔ ۵/۱۲/۶۰ تک۔ مجوزہ فارم فہرست قیمتی ایک روپیہ ہر بڑے سٹیشن سے ملتی ہے۔ (رپورٹ ۱۶/۱۱/۶۰)

۳۔ ٹریننگ فزیوتھراپی } داخلہ سکول آف فزیوتھراپی جناح سنٹرل ہسپتال کراچی۔ شرائط۔ مرد یا عورت۔ انٹرمیڈیٹ سائنس۔ انٹرویو۔ عرصہ ٹریننگ ۳ سال۔ درخواستیں ۱۵/۱۲/۶۰ تک بنام ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز۔ فارم دفتر ڈائرکٹر سے طلب ہو (رپورٹ ۱۷/۱۱/۶۰)

۴۔ ڈویلپمنٹ آفیسرز کلاس ٹو } ویسٹ پاکستان ویلیج ایڈ ایڈمنسٹریشن سروس میں ضرورت۔ سکیل ۲۵۰-۲۰-۴۵۰-۲۵-۶۰۰/۲۵-۷۵۰۔ الاؤنس علاوہ۔ شرائط گریجوایٹ عمر ۱/۱۲/۶۰ کو ۲۶ تک۔ درخواستیں ۳۰/۱۱/۶۰ تک بنام عبد المجید مفتی سی ایس پی ایڈمنسٹریٹر ویلیج ایڈ ایڈمنسٹریشن ویسٹ پاکستان لاہور۔ (رپورٹ ۱۹/۱۱/۶۰)

۵۔ داخلہ ٹریکٹر اوپریٹرز سکول لائلپور } عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ۔ وظیفہ ۵۰ روپے ماہوار۔ اسامیاں ۵۰۔ شرائط تعلیم مڈل سکول۔ دو سالہ تجربہ بطور مکینک یا ڈرائیور۔ درخواستیں ۳۰/۱۱ تک بشمول نقول اسناد بنام سپرنٹنڈنگ انجینئر ایگریکلچرل مشینری۔ نارورن زون و انچارج ٹریکٹر اوپریٹرز سکول لائلپور (رپورٹ ۱۹/۱۱/۶۰)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ بوجہ بخار زیادہ بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت دے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین (حمیداں بیگم گولبازار ربوہ)

(۲) چوہدری سیف الرحمٰن خان صاحب کاٹھ گڑھی چک ۲/T.D.A ضلع سرگودھا کی اہلیہ صاحبہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی مبلغ غانا)

بارھویں جماعت تک اُردو اور بنگالی میں سے ایک قومی زبان کی تعلیم لازمی ہوگی

نئے نصاب کے تحت ثانوی تعلیم کے بعد طلبا مختلف پیشے اختیار کر سکیں گے

راولپنڈی ۲۴ نومبر۔ ثانوی تعلیم کی نصاب کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق بارھویں جماعت تک اردو اور بنگالی میں سے ایک قومی زبان کی تعلیم لازمی ہوگی۔ انگریزی بھی اگرچہ لازمی مضمون ہوگا۔ مگر اسے نویں جماعت پر قومی زبان کے بعد ثانوی حیثیت حاصل ہوگی۔

نصاب کمیٹی کے چیئرمین پروفیسر تاج محمد خیال نے کل یہاں کمیٹی کی سفارشات کا ایک پریس کانفرنس میں اعلان کر دیا۔ یہ سفارشات حکومت نے منظور کر لی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ثانوی تعلیم کے آخری مرحلہ میں لازمی مضامین کی تعداد صرف دو کر دی گئی ہے۔ یہ لازمی مضمون اردو یا بنگالی اور انگریزی ہوں گے۔ اختیاری مضامین کے خاص مقاصد کے لئے گروپ بنائے گئے ہیں تاکہ ثانوی تعلیم سے فراغت کے بعد طلبہ کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کر سکیں

رپورٹ میں حکومت کی توجہ قومی زبانوں کی تعلیم کے طریقہ کی اصلاح کی طرف مبذول کرائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ کسی زبان کی تعلیم کی بنیادی ضرورت یہ ہوتی ہے کہ مختلف جماعتوں کے لئے اس زبان کے ذخیرہ الفاظ کی درجہ بندی کر دی جائے۔ اور بنیادی ڈھانچہ متعین کر دیا جائے۔ یہ کام پاکستان میں ابھی تک نہیں ہوا۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اس طرف فوری توجہ دی جائے۔

مڈل جماعتوں کے طلبہ کے لئے مذہبی تعلیم بھی لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ مڈل کی سطح کے لئے حسب ذیل مضامین لازمی قرار دئے گئے ہیں:- (۱) بنگالی یا اردو (۲) انگریزی (۳) ریاضی (۴) معاشرت (۵) روزمرہ کی سائنس (۶) دینی تعلیم (۷) فنون و ہنر اور (۸) فزیکل ایجوکیشن ــ ــ ــ ــ ــ

ان لازمی مضامین کے علاوہ ہر طالب علم تین سے پانچ تک اختیاری مضامین لے سکے گا۔ ثانوی تعلیم کے تینوں مرحلوں میں جسمانی کام بھی لازمی ہوگا۔ جو ہفتہ وار دیا جائے گا۔ یہ کام بیک وقت دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوگا۔ نصاب کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ عربی اور فارسی کو زندہ زبانوں کی طرح پڑھا جائے۔ تاکہ طلبہ کو ان زبانوں میں بول چال اور مراسلت کی مہارت ہو کمیٹی نے سفارش کی ہے عربی اور فارسی کے اساتذہ کو ایران اور عربی بولنے والے ممالک کا دورہ کر کے بول چال کی زبان سے آگاہ ہونے کے مواقع مہیا کئے جائیں۔

پروفیسر تاج محمد خیال نے نصاب کمیٹی کی چھ سو اڑتیس صفحے کی رپورٹ کی نمایاں خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ تعلیمی سال (۱۹۶۱-۶۲) سے ملک کے تمام ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سکولوں میں یکساں مگر بڑی حد تک لچکدار نصاب رائج کر دیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ حکومت نے کمیٹی کی سفارشات منظور کر لی ہیں۔ لیکن سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ کے امتحان (حصہ اول) کے مضامین اور پرچوں کا معاملہ نظر ثانی کے لئے ثانوی تعلیمی بورڈ کے چیئرمین کی کمیٹی کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے آپ نے بتایا کہ نئے نصاب میں نئی پود میں پاکستانی قومیت کی تعمیر اور زندگی کے بارے میں مشترک نظریہ کی نشوونما پر زور دیا گیا ہے۔

کمیٹی کے چیئرمین نے ان باتوں کی بھی وضاحت کی جو موجودہ نصاب میں نہیں ہیں۔ لیکن انہیں نئے نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) بارھویں جماعت روزمرہ کی سائنس کی لازمی تعلیم (۲) اعلیٰ ثانوی سطح تک اردو اور بنگالی میں سے ایک قومی زبان کی لازمی تعلیم (۳) عملی فنون لطیفہ مثلاً چوب کاری دھاتوں کے ظروف پر نقش و نگار اور عملی بتیاں مجسمہ سازی وغیرہ سیکھنے پر زیادہ زور (۴) چھٹی سے دسویں جماعت تک سوشل سٹڈیز کے شمول نصاب کی لازمی تعلیم۔ (۵) آٹھویں جماعت تک لازمی دینی تعلیم (۶) اسلامیات کا آٹھویں جماعت تک لازمی نصاب اور بارھویں جماعت تک اختیاری مضمون کی حیثیت سے تعلیم

پروفیسر تاج محمد خیال نے کہا کہ ملک کے دونوں حصوں کے قریباً تین ہزار ہائی سکولوں میں روزمرہ کی سائنس کو لازمی مضمون قرار دینا ایک مشکل کام تھا۔ لہٰذا کمیٹی نے پانچ سال کے عبوری عرصہ کے لئے ایک آسان پروگرام تجویز کیا ہے۔ اس عبوری پروگرام کے تحت اس عرصہ میں سائنس کے کورسوں کی نصابی کتب سادہ اور مقبول اسلوب میں تیار کرائی جائیں گی۔ اس عرصہ میں مضمون اگرچہ لازمی ہوگا۔ لیکن طلبہ کے لئے اس مضمون میں پاس ہونا ضروری نہیں ہوگا۔

مسٹر خیال نے کہا کہ کمیٹی نے تعلیم و تدریس کے بہتر طریقوں پر زور دیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اساتذہ کی تربیت کے واسطے خاص اقدامات کرنا پڑیں گے۔

پروفیسر تاج محمد خیال نے بتایا کہ تاریخ پاکستان ؁ کے لئے ایک معیاری نصابی کتاب تب کی جا رہی ہے جو ملک بھر کے سکولوں میں پڑھائی جانے لگی۔ آپ نے دینی تعلیم کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ کسی طالب علم کو کسی ایسے مذہب کا لٹریچر پڑھنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ جن کا وہ خود پیرو کار نہ ہو آپ نے کہا کہ حکومت نے غیر مسلموں کے لئے مذہبی امور کی تعلیم کا نصاب مقرر نہ کر کے اقلیتوں کو اس امر کی زیادہ آزادی دی ہے کہ وہ اپنے مذہب کے بارے میں جو چاہیں پڑھیں۔

آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ نئے نصاب کے پیش نظر اساتذہ کی تربیت کو خاص اہمیت حاصل ہوگی، اور محکمہ حکومت اس بارے میں اقدامات کی سفارش کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔

آپ نے بتایا کہ کمیٹی کے تجویز کردہ نصاب کے مطابق کتابیں لکھوانے کے لئے ہدایات پہلے ہی جاری کی جا چکی ہیں۔

درخواست دُعا

میرے پیارے چچا جان شیخ فیروز الدین صاحب شدید طور پر سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں انہیں گنگارام ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ بعض اوقات سخت بے چینی ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میرے چچا صاحب موصوف کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔ (شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضرور تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ ــــ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ) ــــ

نمبر ۱۵۸۷۸ میں حبیب اللہ ولد چوہدری محمد علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بھوڑو چک ۲۸ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد محترم اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم سے زندہ ہیں میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے مجھے بذریعہ ملازمت مبلغ ۶۵ روپیہ ماہوار ملتے ہیں میں اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں انشاء اللہ العزیز یہ رقم تادم مرگ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا نیز اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد میرے حصہ میں آئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ ہوگی میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتا رہوں گا میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۲۲/۵/۶۰

العبد۔ حبیب اللہ بقلم خود حال کورنگی کریک کراچی

گواہ شد۔ مبارک احمد ارشاد ولد ملک عطا محمد صاحب مرحوم کورنگی کریک کراچی ۲۰/۱۰/۶۰

گواہ شد۔ محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم دین انسپکٹر وصایا ربوہ حال الحمدیہ ہال کراچی۔

نمبر ۱۵۸۸۰ میں حیدر علی ولد کریم بخش قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن چک ۹۱ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۰/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری موجودہ جائیداد ایک ھ۔ چھتیس کنال اراضی واقعہ چک ۹۱ ر ب موضع دھنوآنہ ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں ہے۔ اس کے علاوہ مجھے سولہ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

سو اب میں اپنی موجودہ اراضی اور پنشن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور آمد یا جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

العبد:۔ حیدر علی مذکور بقلم خود

گواہ شد:۔ اقبال محمد ولد حیدر علی چک ۹۱ ر ب۔

گواہ شد:۔ بقلم خود بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور ۱۹/۱۰/۶۰

آزاد کشمیر کے صدر اعتماد کا ووٹ حاصل کرینگے

راولپنڈی ۲۴ نومبر آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے۔ ایچ خورشید نے آج یہاں کہا کہ میں آزاد کشمیر کے صدر کے عہدے کا انتخاب لڑونگا یا پھر بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کے بعد بنیادی جمہوری ارکان سے اعتماد کا ووٹ حاصل کروں گا۔ مسٹر خورشید نے کہا اگر میں نے انتخاب میں مقابلہ کیا، تو میں پانچ سال کے لئے ریاست کا صدر منتخب ہو جاؤں گا۔ اور اگر اعتماد کا ووٹ حاصل کیا تو عہدے کی میعاد تین سال ہوگی۔

پاکستان میں موٹر کار، ٹریکٹر، فولاد اور جہاز سازی کے کارخانے قائم ہو نگے

صنعتی ترقی پر دو ارب اٹھاسی لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا

راولپنڈی ۲۵ نومبر وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں نجی و سرکاری شعبوں میں صنعتی سرمایہ کاری کے دو شیڈول "ریلیز" کو دیئے۔ یہ شیڈول صدارتی کابینہ نے پرسوں اپنے اجلاس میں منظور کئے تھے ان کے تحت مختلف صنعتوں کے قیام پر دو ارب اٹھاسی کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے۔

ان میں سے ایک شیڈول چھوٹی صنعتوں سے متعلق ہے اور دوسرا بڑی صنعتوں کے بارے میں ہے، موخرالذکر شیڈول گذشتہ سال جاری شدہ شیڈول کی جگہ لے لے گا۔ بڑی صنعتوں کے شیڈول میں ایک سو سات اشیاء شامل ہیں جن پر دو ارب بیس کروڑ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ تیل صاف کرنے کے کارخانہ کا قیام بھی اسی میں شامل ہے۔

چھوٹی صنعتوں کے شیڈول میں ۲۷۳ اشیاء شامل ہیں جن پر نجی سیکٹر میں ۱۸ کروڑ روپے اور سرکاری شعبہ میں پچاس کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے۔

وزیر صنعت نے کارخانہ داروں اور سرمایہ لگانے والوں کو مشورہ دیا کہ وہ وقت ضائع نہ کریں بلکہ وہ صنعتیں قائم کرنے کی کوشش کریں جن کی شیڈول میں وضاحت کی گئی ہے آپ نے اس امر کی وضاحت کی کہ صنعتوں کے قیام کی اجازت حاصل کرنے کے لئے جو درخواستیں پہلے موصول ہوں گی ان پر پہلے عمل کیا جائے گا۔ مسٹر ابوالقاسم خاں نے امید ظاہر کی کہ ان دو شیڈولوں سے ملک میں صنعتی ترقی کی رفتار تیز ہو جائے گی۔ اور دوسرے پانچسالہ منصوبہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی مطلوبہ مقاصد حاصل ہو جائیں گے اس طرح ملک مضبوط بنیادوں پر آ جائے گا اور پھر زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھ سکے گا۔ اور اس کا نتیجہ ہمہ جہتی خوشحالی کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ آپ نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ اس اعلان سے نئی قوت فروزاں ہو گی اور ملکی و غیر ملکی سرمایہ کار آگے بڑھ کر حکومت کی طرف سے دی گئی مراعات سے استفادہ کریں گے۔

وزیر صنعت نے بتایا کہ دوسرے پانچسالہ ترقیاتی منصوبے کے تحت صنعتی سرمایہ کاری کے شیڈول میں فولاد کے دو کارخانے قائم کرنے کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے ان میں سے ایک کارخانہ مغربی پاکستان (کراچی) اور دوسرا مشرقی پاکستان (چاٹگام) میں قائم کیا جائے گا۔ ان کارخانوں پر تیس کروڑ روپے صرف ہونگے کراچی کے کارخانہ میں سالانہ اڑھائی لاکھ ٹن اور چاٹگام کے کارخانہ میں ایک لاکھ ٹن سالانہ آہنی و فولادی سامان تیار کرنے کی گنجائش ہو گی۔ کراچی کے کارخانے پر غالباً بیس کروڑ روپے صرف ہوں گے اور اس کے لئے سرمایہ نجی شعبے میں سے مہیا ہوگا۔ چاٹگام کے کارخانہ پر دس کروڑ روپے لاگت آئے گی اور یہ سرکاری سیکٹر کے سرمایہ سے مکمل ہوگا۔

وزیر صنعت نے بتایا کہ حکومت ملک میں کاریں اور دوسرے وڈ وہیکلز تیار کرنے کے لئے ایک کارخانہ قائم کرنا چاہتی ہے آپ نے کہا کہ حکومت ماضی کی طرح صرف "اسمبلنگ پلانٹ" لگانے کی بجائے کاریں بنانے کے لئے بڑے صنعتی یونٹ قائم کرنے کی طرف توجہ دے گی اس مقصد کے لئے صنعتی سرمایہ کاری کے شیڈول میں اڑھائی کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے مسٹر ابوالقاسم خاں نے انکشاف کیا کہ مغربی جرمنی کے میسرز مرسیڈیز بنز نے کاریں اور موٹر وہیکلز تیار کرنے کی ایک فیکٹری لگانے کی تجویز پیش کی ہے اور حکومت اس پر غور کر رہی ہے۔

آپ نے بتایا کہ ملک میں جو پلانٹ لگائے جائیں گے وہ دوسرے وہیکلز کے لئے فالتو پرزے بھی تیار کریں گے۔

وزیر صنعت نے مزید بتایا کہ سرمایہ کاری کے ۲۴۳ شیڈول میں پچاس لاکھ روپے ٹریکٹر وغیرہ کی بھاری مشینیں تیار کرنے کی فیکٹری کے لئے رکھے گئے ہیں ٹریکٹروں کے ضمن میں زرعی آلات کی سالانہ ضرورت صرف پانچ لاکھ روپے ہو گی۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بہنوئی مکرم محمد شفیع صاحب بھٹی آف بہاولنگر کو پہلی بچی عطا کی ہے۔ نومولودہ کا نام ناصرہ پروین تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادمہ دین بنائے۔

حافظ محمد سلیمان
مبلغ مشرقی افریقہ

جو لوگ پہلے ہی عطیات دے چکے ہیں وہ تعریف کے قابل ہیں لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ ملک کے اندر اور باہر جو دردمند اور ہمدرد انسان مشرقی پاکستان کے بدنصیب افراد کی دستگیری کرنا چاہتے ہیں انکی مساعی کو از سر نو منظم کرنے کی ضرورت ہے حالات کا تقاضا ہے کہ اب تک جو کچھ کیا جا چکا ہے اسکے علاوہ بھی کیا جائے اور میں اپنے ہم وطنوں اور بیرونی ملکوں میں اپنے دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مقصد کے لئے فراخدلی سے عطیات دیں اس فنڈ میں جو رقوم دی جائیں گی وہ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہونگی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اعلان نکاح و رخصتانہ

میرے چچازاد بھائی ایم۔ ایم۔ طارق ابن شیخ محمد شفیع صاحب وہرہ آنریری آڈیٹر انجمن احمدیہ کلکتہ کی شادی محترمہ مسرت ناہید دختر میاں محمد اسحاق صاحب وڈھاون گلوب موٹر کمپنی ڈھاکہ سے جو الحاج تاج محمود صاحب آف چنیوٹ کی پڑپوتی اور میاں محمد یعقوب صاحب مرحوم درویش قادیان کی پوتی ہے ۲۱ نومبر کو ڈھاکہ میں ہوئی۔ دونوں خاندان سلسلہ کے لئے بے حد اخلاص و محبت رکھتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے لئے خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کی دعا فرمادیں۔

اہلیہ ماسٹر ضیاءالدین صاحب ارشد ربوہ

نوٹ :۔ اسی خوشی میں محترمہ اہلیہ صاحبہ ماسٹر ضیاءالدین صاحب ارشد نے مبلغ -/۳ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔

(مینیجر الفضل)